ذرائع آمدورفت کی ترقی اور نقل اخبار و احوال میں آسانیاں ہونے کی وجہ سے مسلمان ملکوں میں پہلے جو باہم دوری اور علحدگی پائی جاتی تھی، وہ اب ختم ہوتی جارہی ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان ملک میں جو کچھ ہوتا ہے، دوسرے مسلمان ملکوں کا اس سے زیادہ عرصے تک غیر متاثر رہنا آج کل بہت مشکل ہوگیا ہے۔ قاہرہ کی جامعہ ازہر کی بحیثیت ایک دینی درس گاہ کے دنیائے اسلام میں جو اہمیت ہے، اسے سب جانتے ہیں۔ اس کی انتہائی قدامت پسندی اور صرف اہل سنت کے مسلک کی بڑی سختی سے پابندی بہت مشہور ہے۔ لیکن نئے زمانے کی ضرورتوں اور اس کے تقاضوں نے اس قدیم ترین دینی درس گاہ کو بدلنے پر کتنا مجبور کیا ہے، اس کا اندازہ اس سے کیجئیے کہ اب وہاں چار فقہی مذاہب کے علاوہ اثنا عشری فقہی مذہب بھی نصاب میں داخل کردیا گیا ہے۔ اور خود جامع ازہر کی عمارات کے اندر تو نہیں، ان سے کافی دور' لیکن اس کے تحت عورتوں کو جامعہ ازہر کی طرف سے دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ قاہرہ کے روزنامہ " الاہرام " نے ان " **صاحبات الفضیلة** " طالبات ازہر کی سرگرمیوں کی تصویریں چھاپی ہیں۔ جامعہ ازہر سے ملحق " کلیہ البنات الاسلامیہ " میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید علوم کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور کوشش یہ کی جارہی ہے کہ اس کلیہ سے فارغ التحصیل ہونے والی طالبات اگر ایک طرف " الزمخشری " " ابن عقیل "، اور " الخبیصی " سے واقف ہوں، تو دوسری طرف وہ جدید علوم سے بھی بے بہرہ نہ رہیں۔

جامعہ ازہر جہاں ایک زمانے میں تاریخ و جغرافیہ کو نصاب میں داخل کرنے پر ہنگامہ ہوگیا تھا، اور جس کے علماء نے سید جمال الدین افغانی پر ان کے علوم عقلیہ کو پڑھانے کی وجہ سے ہلہ بول دیا تھا، آج وہاں یہ تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔

*

روزانہ " الاہرام " نے اسی جامعہ ازہر کی تصویروں کی ساتویں نمائش کی خبر بھی شائع کی ہے، جس کا افتتاح جامعہ ازہر کے شیخ (ریکٹر) الشیخ حسن مامون نے کیا۔ اس نمائش میں ایک نابینا ازہری طالب علم کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر بھی تھی۔ شیخ الازہر نے اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کہا " **ان تصویروں میں فطرت کے حسن کی جس شاندار اسلوب میں ترجمانی کی گئی ہے، میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور اسی چیز کا خالق اپنے بندوں سے مطالبہ کرتا ہے۔** "